ازلی محبوبِ خدا
مُصنّف
برکت اے خاں
رُکن بشارتی کمیٹی سیالکوٹ ڈایوسیس کونسل وارڈ نمبر ۶، سیالکوٹ-۲

خُداوند یسُوعؔ مسیح نے فرمایا:

”باپ بیٹے سے محبّت رکھتا ہے۔“

”باپ مجھ سے اِس لیے محبت رکھتا ہے کہ مَیں اپنی جان دیتا ہُوں تاکہ اُسے پھر لے لُوں کوئی اُسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ مَیں اُسے آپ ہی دیتا ہُوں، مجھے اُس کے دینے کا بھی اختیار ہے اور اُسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے، یہ حکم میرے باپ سے مجھے مِلا۔“

(اِنجیل یُوحنا ۳:۳۵ و ۱۰:۱۷-۱۸)

برکت [illegible]

محبوبِ خُدا
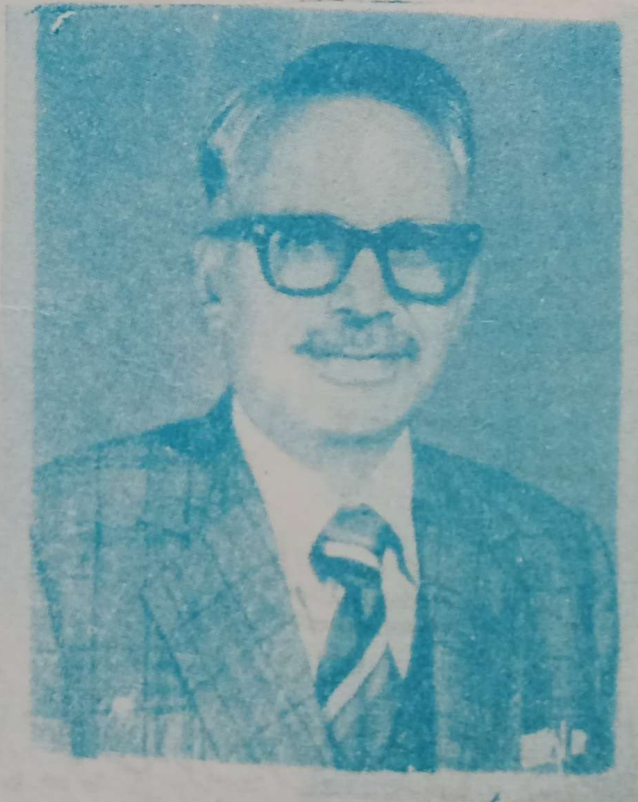
خُدا تعالیٰ کی کتابِ مُقدّس (یعنی بائبل) دُنیا کے تمام مذاہب کی مذہبی مُقدّس کتابوں کے مقابلہ میں ایک ایسی واحد ابتدائی الہامی آسمانی قدیمی اور لاتبدیل مُقدّس کتاب ہے جس نے سب سے پہلے نسلِ آدم کو ذاتِ الٰہی کی محبت، توحیدِ الٰہی، احدیت اور اُلوہیت اور ظہور و تجسّم کے بارے میں بڑے اعلیٰ سے اعلیٰ حقیقی تصوّرات اور عقائد عطا کیے ہیں۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ تمام مذاہب جو ذاتِ الٰہی کی وحدت اور توحیدِ الٰہی کی عظمت کے دعویدار ہیں اور فخر سے اپنا سر اُونچا کیے ہُوئے ہیں۔ وہ سب کے سب ہمارے خُدا تعالیٰ کی کتابِ مُقدّس کے مقروض ہیں چنانچہ صرف ہمارے خُدا تعالیٰ کی کتابِ مُقدّس کو خُدا تعالیٰ کا لاتبدیل اور غیر محرّف اور غیر منسوخ کلامِ الٰہی ماننے والے اصحاب ہی خدائے محبّت کی توحیدِ الٰہی، وحدت، احدیت اور اُلوہیت اور اُس کے ظہور و تجسّم کے عقیدہ کے بارے میں الٰہی مکاشفہ بیان کر سکتے ہیں اور اِس بارے میں لوگوں کی رہنمائی بھی کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ ہماری کتابِ مُقدّس کے قادرِ مُطلق خُدائے واحد اور خالقِ کائنات کے سوا کوئی دُوسرا خُدا نہیں۔ ہمارا خُداوند "اِللہ" ہے۔ (زبُور ۸۲: ۶؛ واستثنا ۱۰: ۱۷) جس کا نام یہوواہ ہے" (زبُور ۸۳: ۱۸) توریت شریف

میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ :۔

"واحد خداوند ہے ۔" (خروج ۲۲ : ۲۰)

زبور شریف میں لکھا ہے ۔ "تُو ہی واحد خدا ہے" (زبور ۸۶ : ۱۰)

انجیلِ مقدس میں لکھا ہے ۔ "خدائے واحد" (انجیل یوحنا ۱۷ : ۳ ، ۶ : ۴۴)

"خدائے واحد" (خط یہوداہ ۲۵ آیت)

خداوند نے فرمایا ہے :۔ "مَیں ہی اول اور مَیں ہی آخر ہوں، میرے سوا کوئی خدا نہیں ۔" (یسعیاہ ۴۴ : ۶)

دوسری بات یہ ہے کہ مذہبی شور و غل کی بجائے ہمارا خداوند حلیمی اور سنجیدگی سے دعا اور عبادت کرنے والوں کو زیادہ پسند کرتا ہے مسیح خداوند کا ارشاد ہے :۔

"اور دعا کرتے وقت غیر قوموں کے لوگوں کی طرح بک بک نہ کرو کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہت بولنے کے سبب سے ہماری سُنی جائے گی ۔" (انجیل متی ۶ : ۷)

ہمارے خدائے واحد لاشریک کی ذات اور مزاج اور اخلاق میں کامل محبت، کامل صبر و تحمل، کامل حلم مزاجی اور کامل انسانی ہمدردی کارفرما ہے ۔ کیونکہ ہمارا خداوند وفادار خدا ہے اور اُس نے ہم سے محبت رکھی :۔

"کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے ۔" (انجیل یوحنا ۳ : ۱۶)

ہماری کتابِ مُقدّس نے توحیدِ ذاتِ الٰہی کے متعلق ہمیں اعلیٰ ترین مکاشفات اور نہایت پاکیزہ حقیقی تصوّرات عطا کیے ہیں چنانچہ ذاتِ الٰہی کے بارے میں اپنی مانند یعنی اِنسانی طبیعت اور اِنسانی جنسی جذبات اور خواہشات کو اپنے تصوّرات اور ذہن میں رکھ کر سوچنا عقلمندی نہیں کیونکہ لکھا ہے کہ :-

"خُدا رُوح ہے" (انجیل یُوحنا ۴ : ۲۴)

"خُدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ (انجیل یُوحنا ۱ : ۱۸)

"اور وہ اُس نُور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی نہ اُسے کسی اِنسان نے دیکھا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے۔"

(۱-تیمتھیُس ۶ : ۱۶)

خُدا کی ذاتِ الٰہی لامحدود اور بے حد بے حساب اور لا انتہا ہے۔ خُدا اِنسان نہیں اور اِنسان خُدا نہیں۔ الٰہی مکاشفہ کے بغیر خُدا تعالیٰ کی بابت جاننا مشکل بلکہ امرِ محال ہے اور خُدا کا الٰہی مکاشفہ کتابِ مُقدّس ہے۔

توریت شریف اور زبُور شریف اور صحائف الانبیا جو کتابِ مُقدّس کی الہامی کتابیں ہیں اُن میں خُدا کے صدہا ذاتی اور صفاتی نام موجود ہیں اور ذاتِ الٰہی کے بارے میں بکثرت جگہ خُدا کی محبت کے الٰہی جلال کی بابت "باپ" کا لفظ استعمال ہُوا ہے۔ بزرگ مُوسیٰ نے لکھا ہے کہ :-

"کیا وہ تمہارا باپ نہیں جس نے تم کو خرید لیا ہے"۔ (استثنا ۳۲ : ۶)

یسعیاہ نبی نے لکھا ہے کہ :-

"تو اے خداوند ہمارا باپ ہے۔" (یسعیاہ ۶۳ : ۱۶)

"اے خداوند تو ہمارا باپ ہے۔" (یسعیاہ ۶۴ : ۸)

چنانچہ مسیح خداوند نے اپنی الہٰی انجیلی تعلیمات میں "خدا باپ"، "آسمانی باپ"، "میرا باپ" اور "تمہارا باپ" کے الفاظ کو بکثرت استعمال کیا ہے۔

ا ـــ اس لیے خدا تعالیٰ کو خدائے محبت کہہ دو۔

یا خدا باپ کہہ دو۔

بات دراصل ایک ہی ہے۔

کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی آسمانی محبت کے عظیم جلال کے سبب ایمانداروں کا باپ ہے۔ مسیح خداوند نے اپنی الہٰی انجیلی تعلیمات میں یہ بات واضح کر دی ہے کہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے ظہور و تجسّم اور اس کی دنیا میں مبارک آمد سے خدا تعالیٰ اپنی پدرانہ محبّت کے الہٰی جلال میں اور بھی زیادہ انسانوں کے قریب آ گیا ہے۔

زمانۂ قدیم میں بھی بحیثیت ایک خدا پرست قوم خدا نے بنی اسرائیل کو من حیث القوم "خدا کے فرزند"، "میرے بیٹے" اور "میرا پہلوٹھا" کے الفاظ سے منسوب کیا تھا کہ:-

"اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے۔" خروج ۴ : ۲۲)

"تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو۔" (استثنا ۱۴ : ۱)

"تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو۔" (زبور ۸۲ : ۶)

چنانچہ مسیح خداوند نے اپنے انجیلی کلامِ الہٰی میں خدا تعالیٰ کی پدرانہ محبّت

کے عجیب کمالات اور عظیم مشابہات کی بڑی وضاحت کے ساتھ تشہیر و منادی کی ہے کہ خُدا تعالیٰ اپنی لا انتہا الٰہی محبت کے سبب تائب گنہگاروں کو معاف کرنے، اُن کو پاک کرنے اور اُن کو پیار کرنے والا زندہ آسمانی باپ ہے۔ خُدا تعالیٰ کی ہر صفت ازلی ابدی ہے۔ خُدا تعالیٰ ازل سے محبت بھرا آسمانی باپ ہے۔ لیکن محبوبِ خُدا کے بغیر خُدائے محبت کا تصور ناممکنات میں سے ہے کیونکہ مُحب و محبوب دونوں کی ہستی اور شخصیت کا وجود لازم و ملزوم ہے۔ چنانچہ خُداوند یسوُع مسیح نے اپنی الٰہی انجیلی شخصیت کے بارے میں فرمایا کہ مَیں ازلی محبوبِ خُدا ہُوں اور خُدائے محبت نے ازل سے کائناتِ عالم کی تخلیق سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی۔ فرمایا:۔

"(اے باپ) تُو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی" (انجیل یُوحنا ۱۷: ۲۴)

"اے باپ! تُو اُس جلال سے جو مَیں دُنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے (دوبارہ عالمِ آسمانی میں) اپنے ساتھ جلالی بنا دے۔" (انجیل یُوحنا ۱۷: ۵)

"پیشتر اُس سے کہ ابرہام پیدا ہُوا مَیں ہُوں"۔ (انجیل یُوحنا ۸: ۵۸)

مسیح خُداوند نے خُدا باپ کے ساتھ اپنی ازلی ابدی وحدتِ ذات اور الٰہی قدرت اور اختیارات اور اپنے آسمانی جلال اور شانِ اُلوہیت اور نسلِ آدم کے ساتھ اِنسانی ہمدردی کے معاملہ میں فرمایا کہ "مَیں اور باپ ایک ہیں"۔ (انجیل یُوحنا ۱۰: ۳۰)

"انجیلِ مُقدس میں لکھا ہے کہ: "خُدا نُور ہے"۔ (۱ خط یُوحنا ۱: ۵)

یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح خُداوند "حقیقی نُور" ہے۔

"حقیقی نُور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔" (انجیل یُوحنا ۱ : ۹)

"دُنیا اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی۔" (انجیل یُوحنا ۱ : ۱۰)

فرمایا:— "دُنیا کا نُور مَیں ہُوں۔ جو میری پیروی کرے گا وہ

اندھیرے میں نہ چلے گا۔ بلکہ زندگی کا نُور پائے گا۔" (انجیل یُوحنا ۸ : ۱۲)

مسیح خُداوند حقیقی نُور اور آفتابِ صداقت ہے۔ اس لیے کہ وہ ہر ایک ایماندار شخص کی زندگی کو عرفانِ الٰہی کے نُور سے روشن اور منوّر کرنے کی قدرت اور کامل صلاحیت رکھتا ہے۔ فرمایا:—

"تم دُنیا کے نُور ہو۔" (انجیل متی ۵ : ۱۴) اس لیے مسیح خُداوند کو

۲ — "حقیقی نُور سے حقیقی نُور یا نُورِ خُدا کو نُورِ مُجسّم کہہ دو

یا خُدا سے خُدا اور خُدا کا بیٹا کہہ دو

بات دراصل ایک ہی ہے۔"

کیونکہ مسیح خُداوند کے انجیلی کلامِ الٰہی کے مندرجہ بالا پُرفضل کلماتِ مُقدس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وُہ اُلوہیت کے آسمانی جاہ وجلال میں ایک غیر مخلوق آسمانی نُور اور آسمانی شخصیت کا مالک بلکہ ازلی محبوبِ خُدا ہے اور جب محبوبِ خُدا نُورِ خُدا مجسّم اور مُتولّد ہو کر دُنیا میں آیا تو اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ "خُدا محبّت ہے۔" (۱۔خط یُوحنا ۴ : ۸) اور مسیح خُداوند حقیقی محبُوبِ خُدا اور نُورِ مجسّم ہے اور خُدا تعالیٰ اپنی لاثانی پدرانہ محبّت کے عالم میں اُس کا آسمانی باپ ہے۔ اور محبُوبِ خُدا مسیح یسوع اُس کا اکلوتا بیٹا اور ابنِ وحید ہے اس لیے :—

۳۔۔۔ از روئے کتابِ مُقدّس عالمِ محبّت میں قادرِ مطلق خدا کو
خُدائے محبّت اور خُدائے محبّت کو خدا باپ کہہ دو
یا خدا باپ کو خُدائے محبّت کہہ دو
یا محبوبِ خُدا کو خُدا کا بیٹا کہہ دو
بات دراصل ایک ہی ہے۔

مسیح خُداوند کا ارشادِ مُبارک ہے کہ: "خُدا رُوح ہے۔" (انجیل یُوحنا ۴: ۲۴) یہ بھی لکھا ہے کہ ۔۔۔ "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا، اور کلام خُدا تھا۔" "اور کلام مجسّم ہُوا"۔ (انجیل یُوحنا ۱: ۱ و ۱۴)

یعنی کلمۃُ اللہ کامل خُدا تھا جو مجسّم ہُوا۔ وہی کلام و کلمہ جو کائناتِ عالم کی تخلیق کے وقت ذاتِ الٰہی میں موجود تھا اور جب ذاتِ الٰہی سے کلمہ صادر ہُوا تو پھر کائناتِ عالم اُس کے وسیلہ سے معرضِ وجود میں آئی کیونکہ انجیلِ مُقدّس میں یُوں لکھا ہے کہ:۔

"سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہُوئیں"۔ (انجیل یُوحنا ۱: ۳)

[اسلیئے مسیح خُداوند کلمۃُ اللہ وجہِ تخلیقِ کائنات ہے۔ اور عالمِ توحید میں۔

عا آلِ عمران نمبر ۴۵ بکلمۃ منہ اللہ

۴۔۔۔ ابنُ اللہ کو کلمۃُ اللہ اور رُوحُ اللہ کہہ دو یا خُدا سے خُدا
یا خُدا کا بیٹا کلامِ مجسّم کہہ دو بات دراصل ایک ہی ہے۔

اس لیئے کہ خُدا باپ اور خدا کے بیٹے کا ایک ہی جوہر ہے اور ایک ہی ذات ہے۔ کیونکہ انجیلِ مُقدّس کے آئینۂ توحیدِ الٰہی میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ وہ کامل خُدا ہے اور اُس پر ایمان لانے والے خُدائے واحد کے سچے پرستار اور اُس کے لے پالک فرزند ہیں لکھا

ہے کہ :-

"لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔" (انجیل یُوحنا ۱ : ۱۲)

"خُدا ئے محبّت" اور "محبُوبِ خُدا" کے الفاظ سے الہٰی محبّت کی انتہائی سربلندی اور عظمت اتنی واضح نہیں ہوتی جتنی کہ "باپ اور بیٹے" کے الفاظ سے واضح ہوتی ہے چنانچہ ہر انسان "باپ اور بیٹے" کے الفاظ میں محبت کی عظمت کے مفہوم کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اس لیے کہ اِنسانی سمجھ اور روزمرہ کی اصطلاح کے مطابق خُدا نے اپنی پیار بھری ذاتِ الٰہی کے لیے "باپ" اور اپنے پیار بھرے محبُوبِ خُدا کے لیے "بیٹے" کے الفاظ کا اِنتخاب کیا ہے۔ کیونکہ انسانوں کی عام سمجھ اور اُن کے خاندانی رشتوں میں "باپ اور بیٹے" کے درمیان محبّت کا جو اعلیٰ مقام اور مفہوم پایا جاتا ہے وہ چاچا، تایا، ماموں اور بہن بھائی وغیرہ کے رشتوں سے واضح نہیں ہوتا۔

دُنیا کی کثیر التعداد تمام مسیحی آبادی کتابِ مُقدّس کی روشنی میں ابتدا سے ہی بخوشی برضا و رغبت اس حقیقی عقیدہ کو تسلیم کر چکی ہے کہ خُداوند یسُوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور خُدا تعالیٰ ہمارا پیار بھرا آسمانی باپ ہے اور گناہوں سے نجات اور ہمیشہ کی زندگی اُس کے اختیار میں ہے۔

خُدا کے اکلوتے بیٹے کی تردید میں خُدا کی جُورو اور خُدا کے جننے کا سوال کھڑا کرنے والوں کی غلط فہمی کے بارے میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اُنہوں نے خُدا کی لامحدود ہستی کے بارے میں اُن کے خیالات اور اُن کا علم

بہت محدود ہے اور اُن کے تصورات خُدا کو وُسعت درکار ہے۔ کیونکہ خُدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کے مُقدس اور پاکیزہ رشتہ میں باپ اور بیٹے کے الفاظ سے بڑھ کر کوئی دُوسرے الفاظ الٰہی محبت کے حقیقی مکاشفہ کو بیان نہیں کر سکتے۔ جن کو انسانی زبان میں آسانی سے سمجھا اور سمجھایا جا سکے۔ اِسی لیے خُدا تعالیٰ نے خود ہی الٰہی محبت کے اعلیٰ مفہوم کی وضاحت کی خاطر محبُوبِ خُدا کے لیے "پیارا بیٹا" کے الفاظ کا اِنتخاب کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ خُدا تے محبت اور محبُوبِ خُدا کے درمیان تمام انسانوں کے مقابلہ میں محبت اور پیار کی جو نمایاں خصوصیات اور امتیازی حیثیت اور اعلیٰ مقام پایا جاتا ہے وہ لاثانی اور بے مثل ہے۔ لیکن تمام مسیحی ایماندار خُدا کے لے پالک فرزند ہیں۔ خُدا تعالیٰ نے اپنے محبُوب کی بابت فرمایا:-

"یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔
جس سے مَیں خوش ہُوں۔" (انجیل متی ۳: ۱۷)

"تُو میرا پیارا بیٹا ہے۔
تجھ سے مَیں خوش ہُوں۔" (انجیل لُوقا ۳: ۲۲)

خُدا کے مُقرّب فرشتہ جبرائیل نے جو خُدا کے حضور کھڑا رہتا ہے
(انجیل لُوقا ۱: ۱۹)

اُس نے حُکمِ ربانی کے عین مطابق کنواری مریم مُقدسہ کو یہ خوشخبری دی اور دو دفعہ کہا تیرے بیٹا ہو گا۔ 'وہ مُولودِ مُقدس خُدا کا بیٹا کہلائے گا۔'
(انجیل لُوقا ۱: ۳۲، ۳۵)

زکریاہ کاہن کے بیٹے مُقدّس یُوحنا (یحییٰ) نبی نے کہا :-

"یہ خُدا کا بیٹا ہے"۔ (انجیل یُوحنا ۱ : ۳۴)

خُدا تعالیٰ نے خُداوند یسُوع مسیح کے لیے بیٹے کا لفظ بولنے سے پہلے "پیار" کا لفظ اِستعمال کیا ہے۔ لفظ پیار کے آگے لفظ "بیٹا" آیا ہے۔ پس اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ خُدا تعالیٰ آسمانی پیار و محبّت کے عالم میں "خُدا باپ" ہے اور مسیح خُداوند آسمانی خُدا کے پیار و محبّت کے عالم میں "خُدا کا بیٹا" ہے جو آسمان سے زمین پر اُترا اور اُس نے اِنسانی جسم اختیار کیا۔ (یُوحنا ۶ : ۳۸) جبکہ خُدا کے ایمانداروں کو فرزندانِ توحید کہنے والے اصحاب خُدا تعالیٰ کو فرزندانِ توحید کی ماں کا شوہر خیال نہیں کرتے تو پھر وہ خُدا کے بیٹے پر کیوں اس قسم کے فضول اعتراضات کرتے ہیں؟ مسیح خُداوند تو تخلیقِ آدم اور تخلیقِ مریم مُقدّسہ سے پیشتر سے خُدا تعالیٰ کا آسمانی بیٹا اور محبُوبِ خُدا ہے۔ اور وہ کلمۃُ اللہ اور "رُوحُ اللہ" ہے۔" (خرُوج ۳۱ : ۳، ۳۵ : ۳۱) کلمۃُ اللہ اور رُوحُ اللہ کتابِ مُقدّس کے الفاظ ہیں اور ان مُقدّس الفاظ کے صحیح صحیح معنی صرف مسیحی اہلِ کتاب عُلما ہی بیان کر سکتے ہیں۔ کیونکہ کلمۃُ اللہ وجہِ تخلیقِ کائنات ہے۔

۵ —— اس لیے مسیح خُداوند کو رُوحُ اللہ یا کلمۃُ اللہ کہہ دو

یا خُدا اسے خُدا یا خُدا کا رُوح کہہ دو۔

یا محبُوبِ خُدا کہہ دو۔

یا خُدا کا اکلوتا بیٹا کہہ دو۔

بات دراصل ایک ہی ہے۔

اِس لیے ہم بڑی دلیری سے کہہ سکتے ہیں کہ خدا کا پیارا بیٹا مسیح خُداوند فی الحقیقت محبُوبِ خدا اور آئینہ حق نُما ہے۔

کون بتا سکتا ہے کہ خُدا تعالیٰ بھی مردِ مذکر کی طرح ہے اور وہ اپنے آسمانی بیٹے محبُوبِ خدا کے زمین پر ظہُور کی خاطر عام انسانوں کی طرح ازدواجی زندگی اختیار کرنے کا محتاج ہے یا خُدا تعالیٰ ایک عورت کی مانند ہے۔ اور وُہ اپنے آسمانی بیٹے محبُوبِ خُدا کے زمین پر ظہُور کی خاطر ازدواجی زندگی اِختیار کرنے کی محتاج ہے؟ اِنسانوں کی طرح "جننا" ہماری کِتابِ مُقدّس کے خُدا کی پاکیزہ صِفات میں شامِل نہیں ہے۔ کیونکہ کتابِ مُقدّس کی روشنی میں مسیحی دُنیا جن معنیٰ میں ابنُ اللہ مانتی ہے معترضین نے اُس کے برخلاف تو کچھ نہیں لِکھا البتہ وہ ایسے عقیدہ کی تردید کرتے ہیں جس کا مسیحی دُنیا کے انجیلی عقیدہ کے ساتھ دُور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔ کیونکہ مسیحی دُنیا "ولداللہ" اور اللہ صاحب کی صاحبہ کا عقیدہ نہیں رکھتی۔ جسکی تردید کیجاتی ہے کہ اللہ کی صاحبہ نہیں

"خُداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تمہارے خیال نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔ کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بُلند ہے اُسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں"۔

(صحیفہ یسعیاہ نبی ۵۵ : ۸-۹)

خُدا قادرِ مطلق ہے ہر شے اُس کے حُکمِ ربّانی سے از خُود معرضِ وجُود

میں آئی۔ خُدا تعالیٰ نہ مرد ہے نہ وہ عورت ہے۔ خُدا رُوح ہے۔ خُدا محبت ہے۔ خُدا باپ ہے۔ خُدا نور ہے۔ پس خُدا کا ازلی بیٹا محبُوبِ خُدا ولادت بے پدر کی صورت میں ایک نہایت پاکیزہ کنواری مُقدّسہ کے ہاں مُتولّد ہُوا جس کے تولّد سے پیشتر جبرائیل فرشتہ نے خوشخبری دی اور اُس نے انسانی صُورت اختیار کی۔ کیونکہ یسعیاہ نبی نے بھی ایک کنواری سے اُس کے تولّد کی خبر دی تھی (یسعیاہ ۷۔ ۱۴) چُنانچہ محبُوبِ خُدا اگرچہ ازل سے خُدا کی صُورت پر تھا۔ اُس نے زمین پر اپنے ظہُور کے لیے خادم کی صُورت اِختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا اور اِنسانی شکل میں ظاہر ہُوا۔ اور وہ جو خُدا کی صُورت پر تھا۔ اُس نے انسانی صُورت اختیار کی اور حق پرستوں نے محبُوبِ خُدا کی ذات میں "اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"۔ کیونکہ وہ اپنے عالیشان معجزانہ کاموں اور حیرت انگیز مؤثر انجیلی کلامِ الٰہی کے سبب اور اپنی بڑی عجیب محبّت اور قدرت اور جلال اور اختیارات کے سبب اَن دیکھے خُدا کی صُورت اور خُدا کے جلال کا پرتَو اور اُلوہیت کی ساری معمُوری سے معمُور خُدا سے خُدا اور خُدائے مجسّم ہے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی قدرت کے سبب خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ (رُومیوں ۱: ۴) اور عالمِ توحید میں باپ اور بیٹا واحد خُدا ہے کیونکہ عالمِ توحید میں ایک ہی کو دیکھا جا سکتا ہے۔ تعدّد اور ریاضی کی اکائی کے حساب سے خُدا تعالیٰ نہ ایک ہے نہ دو۔ نہ تین اور نہ چار۔ خُدا تعالیٰ کی ذاتِ وحدت بے حد و بے حساب اور بے مثال ہے اس کی ہستی اِنسانی تصوّرات سے بالاتر ہے کیونکہ وہ لا محدود اور لا انتہا

خدا ہے۔

مسیح خداوند نے اپنے اختیارات کی بابت فرمایا کہ:۔

"میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا" (انجیل لوقا ۱۰: ۲۲)

"باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے۔

اور اُس نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دے دی ہیں" (انجیل یوحنا ۳: ۳۵)

"باپ نے سب چیزیں میرے ہاتھ میں کر دی ہیں اور میں خدا کے پاس سے آیا اور خدا ہی کے پاس جاتا ہوں" (انجیل یوحنا ۱۳: ۳)

"جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے۔" (انجیل یوحنا ۱۶: ۱۵)

"آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔" (انجیل متی ۲۸: ۱۸)

جس طرح کسی شخص کو اُس کی بہادری کی وجہ سے شیر کا بچہ کہا جاتا ہے اسی طرح کتاب مقدس میں ایمانداروں کی بابت بطور استعارہ اور متشابہ صفات کثیر التعداد محاورات استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً نور کے فرزند، راستی کے فرزند، پاکیزگی کے فرزند، دن کے فرزند، خدا کے فرزند لیکن زمینی مشن کی خدمت کے دوران مسیح خداوند چونکہ اپنے کام اور کلام میں عجیب قدرت والا لاثانی شخص تھا اس لیے وہ دوسرے نبیوں کی طرح نہیں بلکہ صاحب اختیار کی طرح معجزانہ کام اور انجیلی کلام میں اپنا الٰہی حکم استعمال کرتا تھا اور اُس کے حکم سے جنم کے اندھے لنگڑے اور ہر طرح کے بیمار شفا پاتے تھے "کیونکہ قوت نکلتی اور سب کو شفا بخشتی تھی۔" (انجیل لوقا ۶: ۱۹) مُردے اُس کی آواز سُن کر زندہ ہو جاتے تھے۔ اس لیے کہ اُس کی قدرت خدا کی قدرت تھی۔ اُس کا جلال خدا کا جلال

تھا۔ اُسکی طبیعت الٰہی طبیعت تھی۔ اُس کا مزاج صریحاً الٰہی مزاج تھا۔ اُسکی اِنسانی ہمدردیاں فی الحقیقت الٰہی جذبۂ محبّت سے لبریز و معمور تھیں۔ اُس کا دل عین خُدا کا دل تھا۔ اُس کا صبر و تحمّل، اُسکی حلیمی اور فروتن مزاجی ذاتِ الٰہی سے متشابہ تھی اِس لیے خُدا باپ کے حکمِ ربّانی کے عین مطابق وہ الٰہی ذات وصفات کے سبب خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اُس نے گنہگاروں کی نجات بالکفّارہ کی خاطر صلیبی موت گوارا کی تاکہ گناہوں کی معافی کیلئے خُدا تعالیٰ کے رحم اور عدل و انصاف میں گناہ کی سزا کا حکم مسیح مصلوب کے وسیلہ سے پُورا کیا جائے۔ اور خُدائے محبّت کا نام جلال پائے۔ لکھا ہے کہ: "اُسکی جان گناہ کی قربانی کیلئے گذرانی جائے گی"۔ (یسعیاہ ۵۳: ۱۰) وہ موت اور مُہر شدہ قبر پر غالب آیا اور مُردوں میں سے جی اُٹھا، آسمان پر اُٹھایا گیا اور خُدا باپ کے دہنے زندہ سرفراز ہے۔" اور جلال اور عزّت کا تاج اُسے پہنایا گیا"، "اور فرشتے اور اختیارات اور قدرتیں اُسکے تابع کی گئی ہیں" ۱۔ پطرس ۳: ۲۲) وہ ہماری شفاعت کے کام میں ہر وقت مصروفِ کار ہے (رومیوں ۸: ۳۴)

خُدا تعالیٰ کیلئے یہ سب عجیب و عظیم کام سوائے خُدا کے اکلوتے بیٹے کے کوئی شخص انجام دینے کے لائق نہ تھا اس لیے خُدا باپ اور خُدا کے مُقرّب جبرائیل فرشتہ اور مُقدّس رسُولوں اور نبیوں اور مُقدّس یُوحنّا (یحییٰ) نبی کے ساتھ ہم آواز ہو کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ:-

۶ — خُداوند یسُوع مسیح زندہ "خُدا کا اکلوتا بیٹا" ہے۔ اور خُدا کا اکلوتا بیٹا ازلی محبوبِ خُدا ہے اور گنہگاروں کا واحد نجات دہندہ ہے۔

کیونکہ جس طرح خُدا باپ آسمان پر زندہ ہے

اُسی طرح خُدا کا اکلوتا بیٹا بھی آسمان پر زندہ ہے۔

"جو کوئی اقرار کرتا ہے کہ یسُوع خُدا کا بیٹا ہے خُدا اُس میں رہتا ہے اور وہ خُدا میں"۔

(بارِ اوّل ۱۹۸۳ء) (آفتابی پرنٹنگ پریس لاہور)